جلد ۲۹ | ۳ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۵ ربیع الاوّل ۱۳۶۰ھ | ۳ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۷۵

روایتوں کے جمع کرنے میں خاص احتیاط کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ یعنی ۲۹۔ جنوری ۱۹۴۱ء کے "الفضل" میں ایک صاحب میاں مہر اللہ صاحب کی ایک روایت شائع ہوئی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قادیان میں فنانشل کمشنر کی آمد کا ذکر تھا۔ اس روایت میں باوجود اس کے کہ راوی صاحب نے اپنا چشم دید واقعہ بیان کیا تھا۔ یہ صریح غلطی تھی۔ کہ اوّل تو فنانشل کمشنر کی جگہ کمشنر درج تھا۔ دوسرے میاں مہر اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ بیان کیا تھا۔ کہ آپ خود فنانشل کمشنر کے استقبال میں شریک ہوئے تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استقبال میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ جہاں تک قادیان سے باہر جا کر استقبال کرنے کا معاملہ تھا۔ آپ نے اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وغیرہ کو آگے بھجوایا تھا۔ اور جو استقبال فنانشل کمشنر صاحب کا قادیان کے اندر یعنی ریتی چھلہ کے میدان میں ہوا تھا۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود شریک نہیں ہوئے تھے۔ خیر اس روایت کی تصحیح تو بعد میں مکرمی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے "الفضل" مورخہ ۴ فروری و "الفضل" مورخہ ۹۔ فروری میں کر دی تھی۔ اور "الحکم" اور "بدر" کے فائلوں میں بھی اصل واقعہ کا اندراج موجود ہے۔ مگر مجھے اس روایت پر خیال آیا۔ کہ اس زمانہ میں روایتوں کا کیا حال ہے۔ کہ ایک شخص کے سامنے ایک سارا واقعہ گزرتا ہے۔ مگر چند سال کے بعد اسے ایسی موٹی بات بھی یاد نہیں رہتی۔ کہ آیا اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شریک ہوئے تھے۔ یا نہیں؟

پھر جب میں نے اس معاملہ پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ دراصل ہر زمانہ کے حالات کے مطابق انسانی قوٰے۔ اور انسانی طاقتوں کی تربیت جدا جدا ظہور پذیر ہوتی ہے۔ قدیم زمانہ میں چونکہ لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔ اور ابھی تک پریس بھی ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اور کتب اور رسالہ جات اور اخبارات بھی گویا بالکل مفقود تھے۔ اس لئے طبعاً اس قسم کے ماحول میں انسان کو اپنی قوتِ حافظہ سے زیادہ کام لینا پڑتا تھا جس کا قدرتی نتیجہ یہ تھا۔ کہ مشق اور مزاولت کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کے حافظے بہت ترقی کر گئے تھے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں جبکہ لکھنے پڑھنے کا رواج بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور پھر پریس کی ایجاد نے بھی گویا کتب اور اخبارات کی اشاعت کا ایک دریا بہا دیا ہے۔ اس لئے طبعاً لوگوں کو اپنے حافظہ سے اتنا کام لینا نہیں پڑتا۔ جتنا پہلے زمانہ میں لینا پڑتا تھا جس کا لازمی نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ مشق کی کمی کی وجہ سے لوگوں کے حافظے کمزور ہو گئے ہیں۔ اور موٹی موٹی باتیں بھی بہت جلد ذہن سے اتر جاتی ہیں۔ بے شک نسیان ایک فطری خاصہ ہے۔ اور یہ خاصہ ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔ مگر پہلے زمانوں کے نسیان اور موجودہ زمانہ کے نسیان میں بہت بھاری فرق ہے۔ یعنی اگر گزشتہ زمانوں کے لوگ سو میں سے دس باتیں بھولتے تھے۔ تو اس زمانہ کے لوگ سو میں سے پچاس باتیں بھول جاتے ہیں۔ والشاذ کالمعدوم۔

بہر حال یہ ایک بیّن حقیقت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں حافظہ کا وہ حال نہیں۔ جو پہلے زمانوں میں تھا اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں روایات کے جمع کرنے میں خاص احتیاط سے کام لیں تا کہ کمزور اور غلط روایتیں ہمارے لٹریچر میں راہ پا کر ہماری تاریخ اور ہماری تعلیم اور ہماری تہذیب کو خراب نہ کر دیں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہمیں روایتی علم کی اس قدر ضرورت نہیں۔ جتنی کہ پہلے زمانوں میں تھی۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں کتب اور اخبارات وغیرہ کی اشاعت کی وجہ سے تاریخ اور تعلیم کا بیشتر حصہ ساتھ ساتھ ضبط میں آتا جاتا ہے۔ اور زبانی روایتوں کی چنداں حاجت نہیں رہتی۔ لیکن پھر بھی چونکہ بعض امور میں زبانی روایتیں مزید روشنی کا باعث ہو سکتی ہیں اور ہر بات اخبارات اور کتب وغیرہ کے ذریعہ ساتھ ساتھ ضبط میں آئی شکل ہوتی ہے۔ اس لئے اس حصہ کو بالکل نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں اس بات کی از حد ضرورت ہے کہ روایتوں کے جمع کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے۔

اس معاملہ میں میں خود صاحب تجربہ ہوں کیونکہ سیرۃ المہدی کے لئے میں نے بھی ایک زمانہ میں بہت سی روایتوں کو جمع کیا تھا لیکن میرا اس تجربہ نے بھی مجھے اس تلخ حقیقت کا مزہ چکھایا ہے کہ باوجود کافی احتیاط کے کمزور روایتیں ہمارے مجموعوں میں رستہ پا لیتی ہیں۔ اور جب ایک دفعہ کوئی ایسی بات معرض اشاعت میں آ جاتی ہے۔ تو پھر بعد میں اس کا ازالہ سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ بے شک عقلمند اور شریف مزاج اور انصاف پسند لوگ زبانی روایتوں کی محدود قیمت کو پہچانتے ہیں۔ اور انہیں اس سے زیادہ وزن نہیں دیتے۔ جو ان کا حق ہے اور ہر قوم کو اپنے مسلمہ اصولوں اور مستند تحریروں کے پیمانہ سے ناپتے ہیں

اور محض کسی زبانی روائت پر جو مستند تحریروں کے خلاف ہو اپنی رائے یا فیصلہ کی بنیاد نہیں رکھتے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہمیں زیادہ تر ایسے دشمن کے ساتھ واسطہ پڑا ہے۔ جو اپنی خوردہ گیری اور طعنہ زنی اور بے انصافی میں انتہاء کو پہونچا ہوا ہے۔ اور صحیح اصولوں پر منصفانہ اور فیاضانہ رنگ میں بحث کرنا نہیں جانتا۔ اور اس کی اس پست ذہنیت کی وجہ سے ہم پر بھی لازماً بہت زیادہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ بہرحال ہمارا فرض ہے۔ کہ احمدیت کے رستہ کو حتی الوسع اعتراضوں کی خار دار جھاڑیوں سے پاک وصاف رکھیں۔ یوں تو روایات کے معاملہ میں بہت سی احتیاطوں کی ضرورت ہے۔ مگر جن امور کی طرف خاص توجہ دینے اور خصوصیت سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ میرے خیال میں مختصر طور پر یہ ہیں:-

اول۔ جس راوی سے روائت لی جائے اس کے متعلق یہ پوری تسلی کر لی جائے کہ (الف) وہ حافظہ کا کچا یا (ب) عقل کا کمزور یا (ج) ایمان کا ناقص یا (د) مجوب الاحوال تو نہیں تا کہ ان نقصوں کی وجہ سے ہماری روایات، غلطیوں یا غلط فہمیوں کا شکار نہ بن جائیں

دوم۔ کوئی ایسی روائت قبول نہ کی جائے۔ جس کا مضمون کسی رنگ میں (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی الہام یا (ب) آپ کی کسی تحریر یا (ج) سلسلہ کے کسی مستند ریکارڈ یا (د) عقل و دانش کے مسلمہ اور بدیہی اصولوں کے خلاف ہو۔ اور پھر وہ کسی اسلامی تعلیم کے بھی خلاف نہ ہو۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس معاملہ میں خاص احتیاط سے کام لے کر بیدار مغزی اور فرض شناسی کا ثبوت دینگے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اپنی رضا اور صداقت کے رستہ پر قائم رکھے آمین

مدینۃ المسیح

قادیان یکم شہادت ۱۳۲۰ھ ش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ

طیبہ مسعود صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بیمار ہیں۔ اور انہیں علاج کے لئے مالیر کوٹلہ سے یہاں لایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

افسوس ہے کہ بابو محمد عمر صاحب ملازم دفتر چیف کمشنر دہلی گزشتہ شب بعمر پچاس سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

پرسوں سیدہ ام طاہر احمد صاحب کے مکان پر زیر صدارت ام فاروق عمر جلسہ منعقد ہوا جس میں حافظ محمد رمضان صاحب نے تقریر کی۔ اور چند لڑکیوں نے نظمیں اور مضمون پڑھے۔

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے ۲۰ر اپریل ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس دن کو شاندار طریق پر منائیں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے بھی لیکچر کرائے جائیں۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دو اعضاء کی محافظت کی تاکید

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا || جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے || ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائیگا || سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا

وہ اک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

سابقون الاولون میں شامل ہونا آپکا حق ہے

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے جو مجاہد تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ ۳۰ر مئی کی شام تک مرکز میں داخل کریں گے۔ وہ خدا کے فضل سے سابقون الاولون میں بھی آجائینگے۔ پس اگر آپ کا دل آپ کا ایمان آپ سے تقاضا کرتا ہے کہ سابقون الاولون کے اس حق کو حاصل کرنا ہے۔ تو ۳۰ مئی تک ادا کرنے کے لئے آج ہی سے ماحول پیدا کریں۔ تا آپ اس حق کو حاصل کر سکیں جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ "آپ ایک برگزیدہ الہٰی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت سنہ ۱۹۴۱ء

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت/نومبر ۱۳۲۰ھ ش میں ہوگا۔ جس کے لئے براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) مقرر کی گئی ہیں۔ سیکرٹریان تعلیم وتربیت اپنی اپنی جماعتوں میں اس امتحان کی ضرورت واہمیت دوستوں پر اچھی طرح سے واضح کر کے انہیں اس میں شرکت کی تحریک کریں۔ حضور کی کتب کا مطالعہ انشاء اللہ ہر لحاظ سے مفید ثابت ہوگا۔ جو دوست امتحان میں شرکت کے لئے تیار ہوں۔ ان کی درخواستیں جن میں نام ولدیت اور پورا پتہ درج ہو نظارت ہذا کو بھجوا دی جائیں۔ اسی طرح لجنات اماء اللہ کے ذریعہ مستورات میں بھی تحریک کی جائے۔ اس وقت تک محمد شمس الدین صاحب کلکتہ اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ نے اس سلسلہ میں خاص طور پر کوشش کی ہے۔ اور کئی دوستوں کی طرف سے شرکت امتحان کی درخواستیں بھجوائی ہیں۔ ہر دو دوست شکریہ کے مستحق ہیں۔ امید ہے دوسرے احباب اور مبلغین بھی کوشش فرمائیں گے۔

ناظر تعلیم وتربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

305

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

پندرھویں حدیث:- اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

ترجمہ:- بسا اوقات مصیبت موقوف ہوتی ہے بات کرنے پر۔

(۱)

یہ حدیث بھی کیسی عبرت نما حدیث ہے۔ کہ اس کے مفہوم کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہ ایک شخص ساری عمر کی کمائی زبان کی ایک ہلکی سی حرکت سے ہمیشہ کے لئے برباد کر دیتا ہے۔ اور یہ زبان ہی کی ایک خفیف سی کشش ہے۔ کہ بولنے والا گردن زدنی اور کشتنی قرار دیا جا کر پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا جاتا۔ اور موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ اس مضغہ گوشت ہی کا تباہ کن کارنامہ ہے۔ کہ ایک لفظ سے ابلیس اس احکم الحاکمین کی مقدس بارگاہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے نکال دیا گیا۔ جس کا قرب دائمی جنت اور جس سے بُعد ابدی لعنت کا موجب ہے۔ غرض زبان کیا ہے ایک سانپ ہے۔ جو انسان کے مونہہ میں دائمی موت سلا دینے والا زہر قاتل اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ خدا اس کی شرارتوں سے بچائے۔ اُس نے بھائیوں کو بھائیوں سے۔ بیٹوں کو باپوں سے۔ بیٹیوں کو ماؤں سے۔ خاوندوں کو بیویوں سے اور بیویوں کو خاوندوں سے ہمیشہ کے لئے منقطع کر دیا۔ ہاں بلکہ یہاں تک کہ اسی زبان نے ایک کلمہ مونہہ سے نکال کر بندوں کو اپنے حقیقی مولا سے جدا کر کے ابدی جہنم کا راستہ دکھایا ہے۔ اور یہی وہ بچھو ہے جس کے کاٹے کا کوئی منتر نہیں۔ تلوار کا زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامٌ
تیر و تفنگ کے زخم تو بھر جاتے ہیں
وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ
لیکن زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا

(۲)

ایک اور حدیث میں لکھا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ انسان منہ سے ایک کلمہ نکالتا ہے۔ حالانکہ اس کا ارادہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ کلمہ مونہہ سے نکالے۔ بلکہ صرف بے پرواہی اور بے احتیاطی سے مونہہ سے کچھ کہہ بیٹھتا ہے۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ دوزخ میں گرا دیا جاتا ہے ایک شخص نے کہا۔ کہ حضور کیا ہم اپنی زبان کی باتوں پر بھی پکڑے جائیں گے؟ حضور نے فرمایا۔ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ یعنی روئے تجھ کو تیری ماں کیا تو اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ یہ زبان ہی ہے۔ جس کے بول انسان کو دوزخ میں اوندھے منہ گرا دیتے ہیں اسی طرح ایک حدیث میں حضور نے ایک شخص کو دین و دنیا میں عافیت کا گر بتاتے ہوئے فرمایا۔ كُفَّ عَلَيْكَ لِسَانَكَ یعنی تجھے چاہیئے۔ کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔ اور اُسے بے لگام نہ ہونے دے بلکہ اُسے لگام ڈال کر اُس سے کام لے۔

(۳)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملنے گئے۔ دیکھا۔ کہ وہ اپنی زبان پکڑ کر زور زور سے کھینچ رہے ہیں۔ گویا جڑ سے اکھیڑ کر باہر پھینکنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا۔ اے ابو بکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) یہ کیا کر رہے ہو۔ فرمایا۔ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ یعنی میں اس زبان کے ہاتھوں سخت تنگ آ گیا ہوں۔ اس نے مجھے بڑے بڑے گھاٹ دکھائے ہیں۔ یعنی مونہہ سے ایک بات نکل جاتی ہے۔ اور پھر اُس کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللہ اے ابو بکر رضؓ تیرے جیسا پاکباز اور مقدس انسان زبان کے ہاتھوں ایسا نالاں تھا۔ تو کیا حال ہے سید محمد اسحٰق کا۔ جو تیری جوتی کی خاک کو مونہہ پر ملنے کے بھی قابل نہیں۔ یہ تو اپنی زبان کے ہاتھ سے سخت شاکی۔ اور از حد نالاں ہے۔ کبھی کسی کی غیبت ہے۔ تو کسی سے استہزاء۔ کسی کی تحقیر ہے۔ تو کسی سے بد زبانی کبھی زبان پر فحش جاری ہے۔ تو کبھی جھوٹ کبھی مبالغہ آمیز بیان ہے۔ تو کبھی لغویات کا دریا بہایا جا رہا ہے۔

غرض زبان کیا ہے؟ ایک قینچی ہے۔ جو چلتی ہے۔ اور رکتی نہیں۔ اور قینچی بھی ایسی؟ کہ بجائے کپڑے کے لوگوں کی عزتیں۔ اور وجاہتیں کتر کر رکھ دیتی ہے۔ نہ بڑوں کا لحاظ۔ نہ چھوٹوں پر شفقت۔ نہ خدا کا ڈر۔ نہ رسول کی شرم۔ نہ بزرگوں کا ادب۔ ہزار روکتا ہوں۔ مگر یہ ہے۔ کہ طوفان میل سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ فراٹے بھرتی اڑی چلی جاتی ہے۔ نہ آگا دیکھتی ہے۔ نہ پیچھا۔ کئی دلی دوستوں کو ناراض۔ اور ناراضوں کو شدید ناراض کر چکی ہے۔ محبت رکھنے والوں کو دشمن اور دشمنوں کو عنید دشمن بنا چکی ہے۔

اے اللہ! تو ہی مجھ پر رحم فرما۔ اور اس بے لگام گھوڑے کو میرے قابو میں کر دے۔ اور مجھے ایسی توفیق عطا فرما۔ کہ میری زبان سے کسی فردِ بشر کا دل نہ دکھے۔ اے پاک و قدوس خدا۔ مجھے غیبت سے محفوظ فرما۔ بدگوئی سے بچا۔ فحش بکنے سے اپنی حفاظت میں رکھ۔ مبالغہ سے مصئون فرما۔ غرض ہر قسم کی بدکلامیوں سے مجھے پاک رکھ۔ اور مجھے میری زبان پر حاکم کر۔ نہ کہ میری زبان کی مجھ پر حکومت ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

(۴)

انصار اس قدر مخلص تھے۔ کہ ان کے اخلاص کا اندازہ کوئی انسانی طاقت نہیں لگا سکتی۔ یہاں تک کہ مہاجرین کے پہلو بہ پہلو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے الفاظ بطور ایک سند اور سارٹیفکیٹ کے ان کے حق میں قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں۔ اور خدا کے پاک کلام میں مہاجرین کی کوئی تعریف نہیں کی گئی مگر وہاں انصار کا لازماً ذکر کیا گیا ہے اور ہر خیر میں وہ برابر کے حصہ دار ٹھہرائے گئے ہیں۔ لیکن جنگ حنین میں ان میں سے چند ناعاقبت اندیش نوجوانوں کے مونہہ سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے متعلق بعض ایسے کلمات محض بے احتیاطی سے نکل گئے۔ کہ چودہ سو برس سے آج تک اور آج سے قیامت تک۔ ان کا دین تو بالکل محفوظ رہا۔ مگر دنیا کی حکومت اور سلطنت کی شان سے وہ اور اُن کی نسلیں محروم رہ گئیں۔ اور حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اب تم حوض کوثر پر ہی مجھے ملنا۔ یہ خمیازہ کس امر کا تھا؟ صرف زبان کی بے احتیاطی کا۔

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔

اَلطَّرِيْقَةُ كُلُّهَا اَدَبٌ

یعنی راہ سلوک بس سراسر ادب ہی ادب ہے۔ کہ جہاں ادب کا لحاظ نہ رہا۔ وہاں ہی سلوک کی منازل درہم برہم ہو گئیں۔ اور ادب کا سارا دارومدار زبان پر ہے۔ کہ اگر زبان نے بے احتیاطی کی۔ تو سب حاصل کیا ہوا رائگان چلا گیا۔ چنانچہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی اور چراغ الدین جمونی کو بے ادبیوں ہی نے راندۂ درگاہ بنا کر تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے۔ ؎

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
از خدا خواہیم توفیقِ ادب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶)

میں اس جگہ سب سے پہلے اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اے میرے نفس تو جب مسلمان ہونے کا مدعی ہے تو اپنے اسلام کا ثبوت دے۔ اور ثبوت بھی وہ جو اس حدیث شریف میں مذکور ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ ۔ یعنی مسلمان ہو کر انسان میں یہ خوبی پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ وہ بیکار باتوں اور فضولیات سے باز آجائے پس اے نفس کوئی کام کر کے دکھا۔ ورنہ محض بے کار اور فضول اعتراض اور لوگوں پر تنقید کر کے اپنے اسلام کو کیوں بدنام کر رہا ہے۔ تجھے چاہیئے کہ عمر کو غنیمت سمجھے۔ فرصت کو خدا کی نعمت شمار کرے۔ لوگوں کا بھلا چاہے۔ غریبوں کی خدمت کرے۔ اپنے اوقات ضائع نہ کرے۔ لوگوں میں دین کا علم پھیلائے۔ اپنی اصلاح کرے۔ دین کی خدمت کرے۔ ایک دن مرنا ہے مرکر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں زبان کی فضولیوں کا حساب دینا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں پر اعتراض کرتا کرتا خود ہی پکڑا جائے۔ اے میرے سرکش نفس اس شعر پر عمل کر۔

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

اپنے نفس کو نصیحت کرنے کے بعد میں دوستوں سے عرض پرداز ہوں۔ کہ ہم احمدی چونکہ اپنی برادریوں سے کٹ چکے ہیں۔ اور دنیا ہمیں دھکے دے کر اپنی سوسائٹی سے خارج کر چکی ہے۔ اس لئے اپنی مختصر سی احمدی برادری تک محدود ہو کر بعض جگہ اپنی مجلسوں میں وقت گزارنے کے لئے اس بدعادت میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کہ کبھی غلط جوش اصلاح سے کبھی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے اور کبھی کسی اور سبب سے مساجد میں انجمنوں میں یا اجتماع کی اور جگہوں میں اپنے فارغ اوقات کو سلسلہ کے نظام پر نکتہ چینی کرنے میں خرچ کرتے ہیں۔

پس میں بڑے ادب سے اپنے دوستوں سے عرض پرداز ہوں۔ کہ اپنے گریبان میں مونہہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ وہ خود کتنے پانی میں ہیں؟ کیا وہ سچ مچ میدان عمل میں دوسروں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ اگر ایسا نہیں اور یقیناً ایسا نہیں تو دوسروں پر اعتراض کیسا؟ کیا وہ قرآن مجید کا یہ حکم بھول گئے ہیں۔ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔ یعنی اے مسلمانو! سب سے پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ اور پھر کسی اور کی فکر کرو۔ کیونکہ جب تم خود درست اور ٹھیک ہو جاؤ گے تو پھر کسی دوسرے کا بگڑنا تمہیں نقصان نہ پہونچا سکے گا۔

میں ایک لمبے عرصہ اور بہت لمبے عرصہ کے تجربہ کی بناء پر علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ ہمارے سلسلہ میں جو لوگ اپنے اوقات گوناگوں خدمتوں کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً ایسے ہیں جو خاموشی سے دن رات سرگرمی سے کام کئے جاتے ہیں۔ انہیں اعتراض کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ اور جن لوگوں کو آپ دیکھیں گے۔ کہ ہر وقت اعتراض پر اعتراض اور تنقید پر تنقید کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ننانویں فی صدی ایسے ہونگے جو محض اعتراض کرنا جانتے ہیں۔ مگر انہیں کبھی یہ توفیق نہیں ملتی۔ کہ وہ پوری سرگرمی اور انہماک سے سلسلہ کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ وہ تخریبی پروگرام تو بیان کریں گے۔ مگر تعمیری پروگرام میں ایک قدم بھی نہ اٹھاویں گے۔ دوست اگر خوب غور سے دیکھیں اور اچھی طرح پرکھیں تو یقیناً وہ معلوم کرینگے کہ ہر انجمن اور جماعت میں معترض وہی ہیں جو خود عمل کے میدان میں سست ہیں۔ وہ چندوں میں سست تبلیغ میں سست خدمات سلسلہ میں سست تعلیم میں سست تربیت میں سست۔ غرض ترقی کی طرف ہر قدم میں سست ہیں مگر زبان سے اعتراض کرنے میں پوری طرح چست ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ سے ایک آنکھوں کے مریض کی شفایابی

ایک معزز غیر مسلم کی شہادت

سنہ ۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے کہ میرے دوست پنڈت ہری رام شرما کی آنکھیں بسبب آشوب چشم اس حالت تک خراب ہوگئیں کہ ایک آنکھ کی بینائی تو بالکل معدوم ہوگئی۔ اور دوسری آنکھ میں (چٹہ) یعنی پھولا اس حد تک بڑھ گیا۔ کہ بینائی سے بالکل محروم ہو جانے کا خطرہ ہوگیا۔ چنانچہ باہم اتفاقیہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اعلیٰ حضرت مرزا صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو آجکل کے زمانہ میں کامل اور عامل بزرگ ہیں۔ ان کا دیدار کریں۔ چنانچہ خاص طور پر پختہ نیت کی گئی۔ کہ اگر واقعی کامل بزرگ ہیں تو آنکھوں کو ضرور ہی اس کی دعا سے صحت ہو جائے گی۔ اور ساتھ ہی مصمم ارادہ کیا گیا۔ کہ اپنا دلی راز ان سے ظاہر نہ کیا جائے۔ چنانچہ خاص طور پر بروز جمعہ ماہ پھاگن سنہ ۱۹۰۶ء میں بہ ہمراہی اپنے دوست کے قادیان دونوں پہونچ گئے۔ عین وقت پر جبکہ اعلیٰ حضرت نماز جمعہ سے فراغت پاکر مسجد میں پند و نصائح فرما رہے تھے۔ کہ میں تنگ گلی کے دروازہ میں سے سلام گزار کر بہ ہمراہی اپنے دوست کے مسجد میں داخل ہوگیا۔ اور ایک طرف مؤدبانہ سلام گزار کر بیٹھ گئے۔ اور بزرگ کی زیارت کرتے رہے۔ چنانچہ مجلس سے فارغ ہونے پر جونہی بزرگ کی نظر رحمت ہم پر پڑی۔ تو اعلیٰ حضرت نے خفیف سی مسکراہٹ سے ہماری طرف خود بخود ہی نظر شفقت سے دیکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں اپنا دلی خیال ظاہر کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ اور دل میں ایک قسم کا سرور پیدا ہوگیا۔ اور ساتھ ہی یہ یقین ہوگیا۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے بزرگ کی نظر رحمت ہوگئی ہے۔ چونکہ ہمیں زیارت ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ یہ نیک فال ہے اب ضرور ہی آنکھیں تندرست ہو جائینگی چند ہی منٹ کے بعد ایک اور نمازی نے ہمیں مخاطب ہو کر جس کا حلیہ دراز قد اور قریباً نصف ریش سفید اور دبلا جسم اور چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ ہمیں کہا فرمایئے کچھ حضرت صاحب کو عرض کرنا ہے عرض کی گئی کہ آنکھیں خراب ہوگئی ہیں۔ اور بزرگ صاحب کی دعا کے خواہشمند ہیں۔ جس پر اس نمازی نے فوراً ہی یہ جواب دیا۔ کہ بزرگ کی نظر کرم ہو چکی ہے جاؤ خدا فضل کرے گا شرین کا پانی یا اسی کے پانی میں سرمہ کھرل کر کے رات کو آنکھوں میں ڈالیں۔ مگر سرمہ دس روز دو چند پانی ڈال کر متواتر کھرل کریں۔ چنانچہ میرے دوست نے حسب ہدایت عمل کیا۔ چونکہ یقین کامل ہو چکا تھا۔ قدرت ایزدی اور بزرگ کی دعا سے دو ہفتہ میں ہی ایک آنکھ تو بالکل صاف ہوگئی۔ اور جو بالکل نابینی تھی۔ اس میں خفیف سی سفیدی رہ گئی۔ جو بعد میں سرمہ ڈالنے سے آہستہ آہستہ آنکھیں بالکل درست ہوگئیں۔ چنانچہ میں اور میرا دوست انہی ایام سے دل سے اعلیٰ حضرت کے معتقد و خادم ہیں۔

چونکہ میرے دوست کو بوجہ آنکھوں کے خراب ہو جانے کے ملازمت سرکاری سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اور اب آنکھیں درست ہو چکی تھیں۔ اس لئے پھر از سرنو ملازمت سرکاری کے لئے کوشش کی گئی مگر ناکام رہا۔ اور تنگ دست ہوگیا۔ چنانچہ پھر شروع سال ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء میں حضرت صاحب کی بروز جمعہ بدستور سابق جا کر زیارت کی۔ اور التجا بھی کی گئی۔ جس پر حکم ہوا کہ چلتے پھرتے رہنے سے روزی کی کمی نہ رہے گی۔ چنانچہ میرے دوست کو نقل و حرکت کرنے میں ہی روزی کا سبب ملتا ہے۔ اور خدا کا فضل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت پر آنے والے دوستوں سے گذارش

قریباً ہر احمدی کو معلوم ہے کہ قادیان میں نظارت ضیافت کے ماتحت ایک صیغہ صدر انجمن احمدیہ نے دار الشیوخ کا جاری کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں اس وقت ایک سو بچھتر سے زیادہ غرباء پرورش پاتے ہیں۔ جن میں یتامیٰ۔ مساکین۔ معذور اپاہج اور بیوائیں شامل ہیں۔ ان غرباء کے کھانے کا انتظام یہ ہے کہ جمعہ کے روز قادیان اور ارد گرد کے دیہات کے احمدی احباب سے آٹا وصول کیا جاتا ہے جو انہیں پکا کر کھلا دیا جاتا ہے۔ لیکن ان مساکین کے پارچات اور بستروں کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور گو بعض احمدی دوست اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ اور پہننے اور بسترہ کی قسم کے کپڑے عنایت فرماتے ہیں مگر کوئی منظم کوشش اب تک نہیں کی گئی اس لئے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے۔ کہ اب اس کام کو تنظیم کے ساتھ شروع کرنا چاہیئے۔ بدیں وجہ میں نے ایک چٹھی ہر جماعت میں بھیجی ہے جس میں یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ ہر جگہ سے جو دوست مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء پر قادیان تشریف لائیں۔ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے پارچات اور مساکین کے لئے بسترہ کا سامان لحاف دری۔ توشک۔ کمبل۔ تکیہ۔ کھیس۔ دوتہی چادر وغیرہ وغیرہ میں سے ہر گھر سے کم سے کم ایک چیز ضرور لیتے آویں۔ اب میں اس مضمون کے ذریعہ اس تحریک کو اخبار میں شائع کرتا ہوں کہ جماعت کے امراء پریذیڈنٹ سیکرٹری صاحبان اور ذی رسوخ احباب ہر احمدی گھر سے مکمل بسترہ یا بسترہ کا کوئی جزو اور پہننے کے پارچات زنانہ اور مردانہ ہر سائز کے جمع کر کے مجلس مشاورت پر آنے والے نمائندگان کے ہاتھ قادیان ضرور بھیج دیں۔ جو مہتمم صاحب دار الشیوخ کو سپرد کر کے رسید لے لیں۔

اے میرے احمدی بھائیو۔ اور اے میری احمدی بہنوں میں غریبوں اور مسکینوں کے لئے بھیک مانگنا۔ بلکہ کشکول لے کر پھرنے کو بھی اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں۔ اور جہاں اپنی ذاتی ضرورتوں کا کسی کے سامنے ذکر کرنا ڈوب مرنے سے بدتر سمجھتا ہوں وہاں لولوں لنگڑوں معذوروں۔ اپاہجوں۔ بیواؤں۔ اور یتیموں کی ضرورتیں طلب کرنے کے لئے خدا کی قسم اگر میں ننگے سر ننگے پاؤں ہو کر گاؤں گاؤں پھروں اور دستِ سوال دراز کروں۔ تو یقیناً یہ امر میرے لئے دین و دنیا میں سرخ روئی کا باعث اور میرے لئے ہزار عزتوں اور خطابوں سے بڑھکر ہے کیونکہ میں خوب سمجھتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت سمجھتا ہوں۔ اور الحمد للہ کہ میرا نفس اس بارے میں مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ کہ میں سخت گنہگار اور سراپا تقصیر اور عادی مجرم ہوں۔ اور یقیناً خدا کی عدل کی تلوار کے نیچے ہوں۔ آج اگر وہ میری گردن اڑا دے۔ اور ابدی عذابوں میں مبتلا کر دے تو اسی کے پاک منہ کی قسم ہے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز ظالم نہ ہوگا۔ بلکہ جو کچھ وہ مجھ سے سلوک کرے گا۔ میں پوری طرح اس کا مستحق ہوں گا۔ اس لئے میں بھی ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہوں کہ کسی طرح میری کوئی ادا اس نکتہ نواز کو پسند آجائے اور وہ خوش ہو کر کہہ دے کہ جا تجھے معاف کیا۔ اور اس طرح میں اپنے بے شمار گناہوں کی سزا سے بچ جاؤں۔ اس لئے میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور جب سے خدا نے اس امر کی مجھے توفیق عطا فرمائی ہے۔ اپنے دل میں اپنے آپ کو غریبوں۔ مسکینوں۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت۔ اور خدا کی قسم اگر ضرورت ہو تو ان کا پاخانہ تک اٹھانے تک کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اسی جذبہ کے ماتحت میں یہ تحریک آپ کی خدمت میں اے میرے بھائیو! اور بہنو! پیش کرتا ہوں۔ پس خدا کے لئے آپ اس طرف توجہ دیں۔ اور ہر احمدی جماعت اپنے حلقہ کے ہر احمدی گھرانہ سے اپنی قوم کے معذور۔ پس ماندہ۔ یتیم۔ مسکین اور بیواؤں کے لئے ایک ایک بسترہ یا کم سے کم اس کا کوئی حصہ جمع کر کے مجلس مشاورت پر ساتھ لا کر میرے مقرر کردہ منتظموں کے سپرد کر دے۔ غرض ایسا انتظام ہو کہ کوئی احمدی گھر اس امداد سے خالی نہ رہ جائے۔ اللہ تعالےٰ میری اس تحریک کو قبول فرما کر اسے قبولیت کا جامہ پہنائے کیونکہ خدا کی قسم میرا یہ مذہب اور میرا یہ ایمان ہے۔ کہ کوئی تحریک بغیر اس مقلب القلوب کی مبارک مرضی اور پاک منشا کے بار آور نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اے میرے قادر مطلق خدا میں نہایت عاجزی اور زاری سے تیری بارگاہ اقدس میں عرض پرداز ہوں۔ کہ تو میرے عقلمند احمدی بھائیوں اور میری نرم دل احمدی بہنوں کے دل میری اس تحریک پر لبیک کہنے کے لئے کشادہ کر دے اور ایسا ہو کہ تیرے مسکین۔ یتیم۔ معذور اور بے کس بے در بے گھر بندے آرام اٹھا کر اور آسائش پا کر تیری خاطر سے پارچات فراہم کرنے والوں کے حق میں درد دل سے دعا کریں۔ اور تو ان کی دعائیں قبول فرما کر امداد کرنے والوں اور والیوں پر دین و دنیا کی نعمتوں کی بارش نازل فرما دے۔ آمین یا رب العلمین

میں ہوں دوستوں کے اپنی آواز پر لبیک کہنے کا منتظر۔ سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت

کاریگروں کی بھرتی کا اعلان

ڈیفنس سروس آرڈیننس فیکٹریز اور سول انڈسٹری کی صنعتی شاخوں میں ماہر کاریگر طیار کرنے کیلئے امیدواروں کی ضرورت ہے (۲) ٹریننگ کے خاص کورس کیلئے امیدواروں میں مندرجہ ذیل ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (الف) امیدواران انڈین برٹش رعایا یا ہندوستانی ریاستوں کی رعایا ہوں (ب) ان کی عمر سترہ اور چالیس سال کے اندر ہو (ج) انکی صحت اچھی اور چال چلن تسلی بخش ہو (د) وہ آسانی سے لکھ پڑھ سکیں۔ اور معمولی حساب بھی جانتے ہوں (ہ) کسی انسٹی ٹیوشن یا ٹریننگ سنٹر میں جہاں کہ ان کو مقرر کیا جائے ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ (۳) انگریزی مڈل پاس اور کچھ انگریزی جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی (۴) ٹریننگ کے لئے کچھ فیس وغیرہ نہیں لی جائے گی۔ اور ٹریں ہونیوالوں کو دوران ٹریننگ میں اگر وہ انٹرنس پاس ہوں۔ تو مبلغ پچیس روپیہ۔ اور اگر وہ انٹرنس پاس نہیں تو بیس روپیہ ماہوار وظیفہ ملیگا۔ ٹریننگ کی میعاد مختلف ہوگی مگر کسی صورت میں ایک سال سے نہیں بڑھے گی۔ وہ امیدواران جنہوں نے پہلے سے تجربہ حاصل کیا ہوگا جو نہی کہ وہ پیشہ کا مقرری امتحان پاس کر لیں گے ملازمت کے لائق ہو جائیں گے (۵) درخواست کنندگان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنی درخواستوں میں اس بات کی وضاحت کریں کہ ٹریننگ کے مکمل ہونے پر اگر افسران کیطرف سے خواہش کی گئی۔ تو وہ ڈیفنس سروس کی صنعتی شاخوں میں نام درج کرا دینگے۔ یا ایسی خواہش نہ کی گئی تو آرڈیننس فیکٹریز یا سول انڈسٹری میں ایسی ہی کوئی اور ملازمت جو انکے واسطے مل سکے قبول کر لیں گے۔ ٹریننگ کورس میں داخل ہونے سے پیشتر منتخب شدہ امیدواروں کو اس بارہ میں معاہدہ لکھ کر دینا ہوگا۔ معاہدہ میں اس بات کا ذکر ہوگا کہ اگر امیدوار اپنے معاہدہ کو پورا نہیں کریگا تو اسے گورنمنٹ آف انڈیا کو تمام وظیفہ جو اس نے حاصل کیا ہوگا واپس کرنا ہوگا (۶) ڈیفنس سروس کی صنعتی شاخوں میں نام درج کرانے میں یہ بات شامل ہوگی کہ اگر حکم دیا جائے تو سمندر پار ملازمت پہ جانا ہوگا (۷) کسی ٹریننگ حاصل کرنیوالے کی ملازمت کی ذمہ واری نہیں لی جائے گی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی طالب علم کو کسی وقت بغیر وجہ بتانے کے ٹریننگ کورس سے خارج کر دے (۸) درخواست کی فارمیں مندرجہ ذیل افسر سے حاصل کی جائیں جنکو کہ فارمیں پر کرنے کے بعد واپس کی جانی چاہئیں۔ انتخاب سے پہلے موزوں امیدواروں کو اپنے خرچ پر انتخاب کرنیوالی کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہوگا (۹) امیدواروں کی ایک محدود تعداد جو اس اشتہار کے جواب میں اپنی درخواستیں بھیجیں۔ اور جو انڈین ایئر فورس ریزرو کیلئے موزوں ہوں (اگر وہ انتخاب کرنیوالی کمیٹی سے درخواست کریں) تو انکا کیس ریزرو فورس کے آفیسر کے پاس برائے غور بھیج دیا جائیگا ایسے امیدواروں کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ۱۸ اور ۳۲ سال کی عمر کے درمیان ہوں اور میٹرک پاس ہوں یا اس کی بجائے صنعتی قابلیتیں رکھتے ہوں۔ اور وہ اچھی طرح انگریزی بول سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے عقائد اور ان کا مسلک

سیدنا حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی نظر میں

امیرالمومنین سیدنا حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت بزرگ تھے۔ جن کی شخصیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہر لحاظ سے یگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ آپ علم و فضل میں وحید العصر زہد و تقویٰ میں خلفائے راشدین کا مکمل نمونہ۔ قرآن کے عاشق صادق اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ایسے مخلص جانثار اور پیارے رفقاء میں سے تھے کہ حضور تحریر فرماتے ہیں "وہ ایک دلربا جوان ہے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اور میں بھی اس سے دلی محبت کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ اس پر خدا تعالیٰ کے انعامات بدلیوں کی بارش ہوتی ہے۔ اور اس کی بقا کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد ہے اس کو میرے ساتھ اور میرے دل کے ساتھ عجیب تعلقات ہیں وہ میری محبت میں ایسا سرشار ہے کہ رنگا رنگ کی ملامتوں اور قسما قسم کی گالیوں سے عار نہیں رکھتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام حصہ عربی)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس پر کسی قسم کے شکوک و شبہات کا کوئی پردہ نہیں ڈالا جاسکتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اعظم رضی اللہ عنہ اپنے چھ سالہ عہد خلافت میں اکابر غیر مبایعین کے عقائد خصوصی اور ان کے طرز عمل کے متعلق متواتر بیزاری اور شدید ناراضگی کا اظہار فرماتے رہے اور نہایت سختی کے ساتھ ان کے خیالات کی تردید کرتے رہے!!

ہر انسان کی تحریرات میں محکمات کے ساتھ بعض متشابہات بھی ہوتے ہیں غیر مبایعین اصحاب کا طریق ہے کہ وہ ہمیشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کو چھوڑ دیں گے۔ اور بعض متشابہات کو لے کر ان کی آڑ میں اپنے عقائد خصوصی کو پیش کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات ناواقف انسان دھوکہ میں آجاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں نازل ہوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر۔ کہ آپ نے متنازعہ مسائل کو اپنے عہد خلافت میں اس طرح کھول کھول کر بیان فرمایا کہ ان کو پڑھ کر شکوک و شبہات اور رکیک تاویلوں کی مطلقاً کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی!

میں ذیل میں سیدنا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی تقریروں میں سے چند اقتباسات ہدیہ احباب کرتا ہوں اس امید پر کہ ان ارشادات کو اسی عزت و احترام کے ساتھ پڑھا جائے گا جس کے یہ مستحق ہیں۔ (۱) سب سے ضروری اور اہم مسئلہ خلافت کا ہے۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس پر تمام اختلاف عقائد کی بنیاد رکھی گئی۔ اس بارے میں غیر مبایعین کا نقطہ نگاہ میں انہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں "جب حضرت مسیح موعود بھی نہ تھے کوئی نیا دین نہ لائے تھے۔ تو آپ کی خلافت کیسی؟ ۔ ۔ ۔ بار بار یہ کہتے رہنا کہ خلیفے خدا بناتا ہے میری تو سمجھ میں نہیں آتا" "حضرت صاحب نے کسی فرد واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا وصیت کی رو سے ان کی جانشین انجمن ہے۔ ۔ ۔ خواہ مخواہ کسی فرد واحد کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اسے اپنا مطاع بنانے کے لئے وہ مجبور نہیں ہے۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء)

اب حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱) "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا" (پیغام ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

(۲) "جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔" (بدر ۱۲-۷-۱۱)

(۳) "اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی اطاعت کرنی ہوگی۔"

(۴) "اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا کرو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو دعا کس پر الٹی پڑتی ہے ۔ ۔ ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کے متعلق بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔"

(۵) "اگر کوئی کہے انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اسی خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

ایک صراف دھوکہ میں آکر لٹ گیا

نقلی سونا کو اصلی سونا سمجھ کر خرید لیا

ایک شخص نے ہماری فرم سے دس تولہ امریکن نیو گولڈ سونا دو روپے فی تولہ کے حساب سے خرید کیا اور اسی وقت بازار میں جا کر ایک صراف کو چالیس روپے فی تولہ کے حساب سے اصلی سونے کے بھاؤ میں فروخت کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد جب اس صراف نے چند دیگر صرافوں کو دکھلایا۔ تو انہوں نے بھی بہت مشکل سے اس کو پہچان کر کہا کہ یہ اصلی سونا نہیں ہے یہ تو امریکن نیو گولڈ سونا ہے بس پھر کیا تھا اتنا سنتے ہی وہ روتا پیٹتا اس شخص کی تلاش میں پھرنے لگا۔ جو اس کو لوٹ لے گیا تھا۔ مگر وہ کہاں ہاتھ آتا تھا وہ تو کبھی کا رفوچکر ہو چکا تھا۔ مندرجہ بالا امریکن نیو گولڈ کی پہچان کرنا سخت مشکل ہے کیونکہ اس کی چمک اور دمک ہمیشہ کے لیے ہو بہو اصلی سونے کی طرح رہتی ہے۔ اور یہ کسوٹی پر پرکھنے سے اصلی سونے جیسا رنگ دیتا ہے۔ اور اسکے زیورات بالکل اصلی سونا کی طرح پگھلا کر دوکوٹ کر بنائے جاتے ہیں اصلی سونا مہنگا ہونے کی وجہ سے بیاہ شادیوں میں زیادہ تر لوگ آج کل کے فیشن کے ہر قسم کے زیورات امریکن نیو گولڈ سونا کے ہی بنواتے ہیں۔ کیونکہ ان کے بنے ہوئے زیورات کو دیکھ کر ہر شخص یہی کہتا ہے کہ یہ اصلی سونے کے زیورات ہیں اور انکی رنگت بھی ہمیشہ اصلی سونا کی مانند رہتی ہے اسکے علاوہ اگر اس سونا کے بنے ہوئے زیورات کسی خاص وجہ سے فروخت کرنا چاہیں تو آپ خرید سے ایک روپیہ کم کر کے جس وقت بھی چاہیں فروخت کر سکتے ہیں قیمت مشہوری کی خاطر ایک تولہ ۲ روپے تین تولہ پانچ روپے آٹھ آنہ چھ تولہ دس روپے پندرہ تولہ بائیس روپے چالیس تولہ پچاس روپے

گارنٹی:۔ اگر ناپسند ہو تو قیمت واپس کی جائے گی۔ جلد ہی منگوا لیں۔ ورنہ یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہ آئے گا بنے ہوئے زیورات کا نمونہ چوڑیاں ۔/۔/۳ روپے فی جوڑی کڑے تین تولہ ۔/۸/۷ فی جوڑا ہار نکلس ۔/۸/۵ روپے لاکٹ ۔/۔/۴ روپے دست بند ۔/۲/۱۴ فی جوڑا انگوٹھی نگدار ۔/۔/۳ روپے انگوٹھی سادہ بمبئی فیشن ۔/۔/۲ چوڑی جالی دار ۔/۔/۵ فی جوڑا اسکے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر ملنے پر تیار ہو سکتے ہیں نوٹ مندرجہ بالا امریکن نیو گولڈ سونا بہت سستا دن بھر میں سوائے ہمارے اور دوسری کسی جگہ نہیں مل سکتا اور نہ ہی ہم نے اپنا کسی اور دوسری جگہ اور کوئی ایجنٹ مقرر کیا ہے اس لئے آرڈر دیتے وقت ہماری فرم کا نام یاد رکھیں۔

سول ایجنٹ:۔ ریگل سٹورز چوک دالگراں لاہور

۲۵/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

307

مندرجہ بالا سطور میں حضرت نور الدین اعظم رضؓ نے منکرین خلافت کے ایک ایک اعتراض کی تردید فرما دی ہے۔

(۱) آپ کے نزدیک خدا تعالےٰ نے آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ مقرر کیا تھا ویسا ہی خلیفہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

(۲) آپ خلیفۂ وقت کی غیر مشروط اطاعت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اہل پیغام ایسی اطاعت کا نام "پیر پرستی" "گدی نشینی" "آزادی رائے کا خون" اور "سنت ہٹلریہ" وغیرہ رکھتے ہیں۔

(۳) آپ کے نزدیک خلیفۂ وقت کسی صورت میں بھی معزول نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی نقص نظر بھی آئے تو صرف خدا تعالےٰ سے دعا مانگنی چاہیئے۔ اعتراض کرنا بہر حال ناجائز ہے۔

(۴) آپ کے نزدیک سلسلہ خلافت صرف آپ تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں بھی جاری رہے گا۔

خلافت کے بعد غیر مبایعین کا دوسرا مایۂ ناز مسئلہ کفر و اسلام ہے۔ یعنی یہ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر کافر ہے یا نہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک منکرین حضرت مسیح موعودؑ کو کافر کہنا اتنا بڑا جرم ہے۔ کہ وہ اسے "اسلام کے ساتھ غداری" "کفر کا زبردست قلعہ"۔ بلکہ کلمہ طیبہ کو منسوخ کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب یہ سوال پیش ہوا۔ تو آپ نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت مختصر مگر پُر معنی الفاظ میں اسے واضح فرما دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے؟ ہیچا پیچی کرنا اور بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے کفر اور ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے۔ اُن کے وقت میں دو ہی قومیں بنتیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال اُٹھا۔ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں؟ جواب تم سمجھتے ہو۔ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں؟ ...... غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے ہیں۔ حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری (و مسلم) کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ اب اُن کے ماننے اور نہ ماننے کا مسئلہ صاف ہے .... ایسا صاف مسئلہ ہے مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے رہے ہیں۔" (اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

دیکھیئے کتنے صاف اور واضح الفاظ ہیں۔ شک یا ابہام کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں ہے فرمایئے۔ ہمارے غیر مبایعین دوست کیا حضرت نور الدین اعظمؓ کے متعلق بھی یہ فتویٰ دینے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ "آپ نے کلمہ کو منسوخ کر دیا ہے"؟ کیا ان تحریروں کا کوئی جواب غیر مبایعین کے پاس موجود ہے؟

ان دنوں 'پیغام صلح' کے صفحات میں "چار فتووں" کا بہت چرچا ہے جنہیں پیش کر کے بار بار ہم سے جواب کا مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن کیا 'پیغام صلح' حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرنے کو تیار ہے۔ کہ وہ انہیں صحیح سمجھتا ہے یا نہیں؟ حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پایۂ جماعت میں اتنا بلند ہے۔ کہ ہمارے غیر مبایعین دوست باوجود ان کے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرنے کے آجتک ان کے خلاف لب کشائی کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ لیکن اب اگر وہ حضور کے ارشادات کو غلط سمجھتے ہیں۔ تو وہ حضرت نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مندرجہ ذیل الفاظ یاد رکھیں جو انہوں نے انہی اصحاب کو مخاطب کر کے فرمائے تھے:-

"یہ گمان نہ کرو۔ کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنیٰ سمجھا لوگے"۔ پس یاد رکھیئے! حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ یقیناً سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور حضور کے منشاء کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ لہٰذا ان کے ارشادات کے آگے سر جھکانا ہی عین سعادت ہے۔

خاکسار خورشید احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

حصّہ وصیّت میں اضافہ!

مسماۃ سکینہ بیگم صاحبہ عرف بڈھی بیوہ حکیم احمد دین صاحب مرحوم شاہدرہ لاہور نے اپنی وصیت کو 1/4 حصہ کی بجائے 1/3 حصہ کی کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ 1/10 حصہ کم از کم قربانی ہے۔ اسلئے 1/10 حصہ سے زیادہ کی وصیت کرنی چاہیئے۔ اور جو پہلے کر چکے ہیں۔ وہ بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

بیکاروں کے لئے نادر موقعہ

ٹیکنیکل ریکروٹنگ آفس ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور میں انٹرنس پاس (خواہ کسی ڈویژن کے ہوں) سپلائی کلرکوں کی اور سوائے لوہاروں کے ہر قسم کے کاریگروں کی فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنے آپ کو وہاں فوراً پیش کریں۔ (ناظر امور خارجیہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

مسئلہ جنازہ کی حقیقت

جناب مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کا جواب

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر غیر مبایعین نے مسئلہ جنازہ غیر احمدیان کے متعلق ایک رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" لکھکر شائع کیا تھا۔ اور اس رسالہ میں بڑی تحدی کیساتھ چیلنج کیا تھا۔ کہ کوئی مبایع احمدی ثالث بنکر میدان میں آئے اور اس رسالہ کا جواب لکھے اور بعد میں بھی اس چیلنج کو اخبار "پیغام صلح" میں کثرت کیساتھ دوہرایا گیا۔ سو الحمد للہ کہ اب اس رسالہ کا مفصل اور مدلل جواب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی قلم سے زیر عنوان "مسئلہ جنازہ کی حقیقت"

تیار ہو کر شائع ہو گیا ہے۔ اور باوجود تعداد صفحات ۲۳۲ ہونے کے قیمت صرف ۵ر فی نسخہ رکھی گئی ہے لکھائی چھپائی بھی عمدہ ہے۔ امید ہے احباب اس ضروری رسالہ کو کثرت کے ساتھ خرید کر اور غیر مبایعین میں شائع کر کے عند اللہ ماجور ہونگے۔ آٹھ رسالے اکٹھے خریدنے والوں سے مشاورت کے موقعہ پر صرف ۴ر فی نسخہ قیمت چارج کی جائیگی۔

علاوہ ازیں حال ہی میں ایک دوسرا رسالہ "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بھی مصنف ممدوح کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی غیر مبایعین میں اشاعت کیلئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ تعداد صفحات ۱۹۰ قیمت فی نسخہ ۴ر۔ اور آٹھ رسالے اکٹھے خریدنے والوں کیلئے مشاورت کے موقعہ پر فی نسخہ ۳ر نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ملک رام نرائن صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ٹمرہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر محکمہ تعلیمات اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:- "آپ کی ادویہ نہایت ہی مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ آپنے یہ چیزیں کسطرح تیار کی ہیں مجھے اس دن سے بڑا آرام ہے میں نے ایک دو دوستوں کو بھی سفارش کی ہے سیاہ بڑی گولیاں (مروارید گولیاں) عمدہ ثابت ہو رہی ہیں۔ شکریہ"۔ مروارید گولیاں دل اور دماغ کو طاقت دیتی ہیں ۱ر مفرح ہیں۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے تحفہ ہیں ۱۲ کی آٹھ۔ ہمارے ہاں سونے کی گولیاں بھی موجود ہیں۔ جو قوت کو بڑھاتی اور ضائع ہونے سے بچاتی ہیں۔ دوائی دافع ذیابیطس بھی نہایت مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ ملنے کا پتہ:- پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳۱ مارچ - صوفیہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمنی کی فوجیں جنوب سے شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں - جرمن پولیس ترکی کی سرحد پر موجود ہے اور پاسپورٹ پر کنٹرول کر رہی ہے

لنڈن ۳۱ مارچ آج بلگریڈ میں جرمن سفیر کی کار پر حملہ کیا گیا ہجوم نے کار پر سے جرمن جھنڈا اتار کر پھاڑ دیا جرمن گورنمنٹ نے اس واقعہ پر زبردست پروٹسٹ کیا ہے - اور حملہ آوروں کو جرمنی کے حوالہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے

لنڈن ۳۱ مارچ - جرمن فوجیں یوگوسلافیہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں -

دہلی ۳۱ مارچ - معلوم ہوا ہے سر تیج بہادر سپرو نے گاندھی جی اور مسٹر محمد علی جناح سے خط و کتابت شروع کر رکھی ہے تاکہ دونوں میں سمجھوتہ کرایا جاسکے

بلگریڈ ۳۱ مارچ - آج دوپہر کو یوگوسلاویہ کا جرمن سفیر بلگریڈ سے برلن روانہ ہوگیا ہے - روم ریڈیو کا بیان ہے کہ اس کی کار پر چند باغیوں نے حملہ کر دیا مگر وہ بال بال بچ گیا - یوگوسلافیہ نے بھی اپنے سفیر کو برلن سے واپس بلا لیا ہے -

لنڈن ۳۱ مارچ - شام میں حکومت کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں اور بڑے بڑے شہروں میں فوجی ٹینک گشت کر رہے ہیں - ان شہروں میں ہڑتالیں ہو رہی ہیں اور کشیدگی بڑھ گئی ہے - لبنان اور نواحی علاقوں میں جانے والے راستوں پر پہرہ بٹھا دیا گیا ہے اور ورود آمد و رفت کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے -

لنڈن ۳۱ مارچ - برطانیہ نے سارے یورپ کی ناکہ بندی کے لئے جو مہم شروع کر رکھی ہے - فن لینڈ بھی اس کے تاثرات سے نہیں بچ سکا - فن لینڈ کی گورنمنٹ نے اس ناکہ بندی کے زیر اثر بہت سی اشیاء کی برآمد ممنوع قرار دی ہے -

امرتسر ۳۱ مارچ سونا -/۱/-/۴۲ چاندی -/۱۲/۶۳ پونڈ -/۹/۹/۲۹ گندم ۲/۱۵/- سے ۵/۳ تک نخود ۲/۱۱/۶

ایتھنز ۳۰ مارچ - اطالوی قیدیوں کا بیان ہے کہ سردی کے باعث بیماریوں سے اطالوی فوج کے ہر ماہ ۳۰ ہزار سپاہی مرتے ہیں -

کلکتہ ۳۱ مارچ بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے مشورہ سے گاندھی جی نے بنگال کے فساد زدہ رقبوں میں فی الحال ستیہ آگرہ بند کر دیا ہے - پراونشل کانگرس کمیٹی نے ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانگرس کو ستیہ آگرہ بند کر دینے کی ہدایت کر دی ہے -

ونشی ۳۱ مارچ - سیام نے ہند چینی کے دو جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے اور ہر دو ممالک کے تعلقات بہت کشیدہ ہو گئے ہیں - جاپان سے ثالثی کی درخواست کی گئی ہے - جاپانی رسوخ کے زیر اثر سیام میں رہنے والے چینیوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں

لنڈن ۳۱ مارچ تازہ اطلاعات کے مطابق برطانوی فوجیں عدیس آبابا کے قریب پہنچ گئی ہیں راستے سمندر سے ملانے والی لائن کاٹ دی گئی ہے -

چنگ کنگ ۳۱ مارچ چینیوں نے کنگ سی کی لڑائی میں ۲ ہزار جاپانی سپاہی مار دینے کا دعویٰ کیا ہے -

نئی دہلی یکم اپریل نواب صاحب بھوپال جو ہندوستانی فوج کو دیکھنے اور محاذ جنگ کا معائنہ کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ گئے تھے - قاہرہ سے آج ہندوستان واپس پہنچ گئے ہیں - یہاں سے انہوں نے ہندوستانی فوجوں کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں ان کی بہت تعریف کی گئی ہے - نیز مصر کے باشندوں کے نام بھی پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ نے مصر کو اٹلی کے حملے سے بچانے کے لئے شاندار خدمات سرانجام دی ہیں -

رنگون ۳۱ مارچ - آج گورنر برما نے گورنمنٹ ہاؤس برما کے لئے نئے فوجی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی جس پر مور کی تصویر ہے اور جس کی ملک معظم نے منظوری دی ہے -

ایتھنز ۳۱ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی طیاروں نے البانیہ میں البسان اور تپے لینی پر شدید بمباری کر کے نقصان پہنچایا -

لنڈن ۳۱ مارچ - معلوم ہوا ہے جرمنوں کے آلہ کار لاوال نے اعتراف کر لیا ہے کہ فرانس کی ۹۵ فیصدی آبادی برطانیہ کے حق میں ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ جب تک فرانس میں جرمن فوجیں ہیں باقی ۵ فی صدی کو اکثریت سے کسی قسم کا کوئی خوف یا پروا نہیں -

لنڈن یکم اپریل - کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے شہر بریمن اور ایمڈن پر نئی قسم کے بم گرائے - جن سے سخت آگ بھڑک اٹھی - اور بھی کئی علاقوں پر بم گرائے گئے - اس حملہ سے ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا -

لنڈن یکم اپریل - کل دو تیل لے جانے والے اور ایک برباد کرنے والے جہازوں پر انگریزی ہوائی جہازوں نے بم گرائے برباد کرنے والا جہاز ڈوب گیا - ایک فوجی سامان لے جانے والے جہاز کو بھی نقصان پہنچایا گیا - اس حملہ سے دو ہوائی جہاز واپس نہیں پہنچے -

لنڈن یکم اپریل - کل برطانیہ پر تھوڑی دیر ہوائی حملہ رہا - لیکن لیوں کی وجہ سے خاصا نقصان پہنچا - جانی نقصان بھی ہوا - لیکن لنڈن پر گیارہ راتوں سے کوئی حملہ نہیں ہوا -

لنڈن یکم اپریل جاپان کے وزیر خارجہ ہٹلر سے ملنے کے بعد آج روم میں پہنچے - جہاں اٹلی کے بادشاہ کے ساتھ کھانا کھایا - اس موقعہ پر مسولینی ان کا داماد اور بعض اور افسر بھی شامل تھے -

لنڈن یکم اپریل - جن امریکن ممالک کی بندرگاہوں میں اٹلی اور جرمنی کے جہاز ٹھہرے ہوئے تھے وہ انہیں اپنی حفاظت میں لے رہے ہیں - میکسیکو میں ایسے ۱۲ جہازوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے - ڈنمارک کے جن جہازوں پر امریکہ نے قبضہ کیا ہے ان کے متعلق ڈنمارک کے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شکایت نہیں کی جائے گی - کیونکہ وہ جہاز ایسے لوگوں کے قبضہ میں تھے جو جرمنی کے حامی ہیں -

لاہور یکم اپریل - آج پنجاب اسمبلی میں شہروں میں کرایہ پر پابندی کا بل پاس ہو گیا -

لاہور یکم اپریل حکومت پنجاب کے شملہ جانے والے دفاتر یکم مئی کو لاہور میں بند ہونگے -

لنڈن یکم اپریل - انگریزی اور ہندوستانی فوجیں ابی سینیا میں عدیس آبابا کی طرف کئی طرف سے بڑھ رہی ہیں - جہاں تمام ابی سینیا سے بھاگ کر اطالوی جمع ہو گئے ہیں -

لنڈن یکم اپریل - یوگوسلاویہ نے سرکاری طور پر اس الزام کو غلط قرار دیا ہے کہ وہاں جرمن باشندوں سے برا سلوک کیا جا رہا ہے اور ان کی جائدادوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے - جرمنی نے جو مطالبات یوگوسلاویہ سے کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ فوجوں کی لام بندی کو توڑ دیا جائے

لنڈن ۳۱ مارچ بلگریڈ ریڈیو کا بیان ہے کہ یوگوسلاوین گورنمنٹ نے دو نئے فوجی دستے بھرتی کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں - ایک نیم سرکاری اخبار نے بھی حفاظتی تیاریوں میں توسیع کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا مستقبل خطرات سے پُر ہے اور ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah